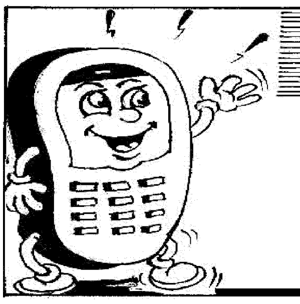

موبائل

بیگم طیبہ قدوائی
656، ہملٹن روڈ، دہلی۔110006

وہ تن تنہا حیران و پریشان مارکیٹ میں کھڑی ہوئی تھی، اس کے شاپنگ بیگ اس کے گرد بکھرے ہوئے تھے، پاؤں میں موچ آ گئی تھی، ہلنا بھی مشکل لگ رہا تھا اب کرے تو کرے کیا۔ اس کا موبائل اس سے تھوڑی دوری پر ٹوٹا پڑا تھا۔ اس کی حالت خراب تھی۔ اسے کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ ہوا یوں تھا کہ اکیلے شاپنگ کرتے ہوئے وہ مگن تھی تبھی اس کی سہیلی کا فون آ گیا اس نے خوشی سے فون ریسیو کیا اور چلتے چلتے اس سے باتیں کرنے لگی۔ وقت اچھا گزر رہا تھا۔ وہ اپنی دیداری کی تفصیل اپنی دوست کو بتا رہی تھی تبھی پٹری ختم ہوگئی۔ اس کا پیر مڑ گیا پینسل ہیل نکل گئی اور وہ آسمان سے زمین پر آ گئی۔ ٹیلی فون ہاتھ سے چھوٹ کر دور جا پڑا۔ وہ سن رہ گئی کہ اچانک ہوا کیا۔ تھوڑی دیر تک تو وہ یونہی پڑی رہی۔ آتے جاتے لوگ اسے دیکھ کر سائڈ سے نکل رہے تھے۔ اس نے ایک لڑکی کو مدد کے لیے اشارہ کیا۔ صد شکر وہ آ گئی۔ ہاتھ دے کر اسے اُٹھایا، مگر وہ کھڑی نہ ہوسکی، کراہ کر گر پڑی، پاؤں میں بہت تکلیف تھی۔

لڑکی نے اس کے شاپنگ بیگ سمیٹ کر پٹری پر بنائی گئی سنگی بینچ پر رکھ دیے۔ اس کا ٹوٹا فون اس کے ہاتھ میں دیا اور سہارا دے کر اسے اُٹھایا۔ سخت مشقت کے بعد وہ اپنے سامان کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔ لڑکی اس کی تکلیف سمجھ گئی، بولی ہاسٹل چلیں، شاہانہ نے انکار میں سر ہلا دیا۔ وہ پہلے گھر پہنچنا چاہ رہی تھی۔ اپنی یادداشت کے سہارے اس نے لڑکی سے مدد مانگی۔ بولی آپ کے پاس فون ہے، پلیز میری امّی کو بلا دیجیے۔ میں ان کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس چلی جاؤں گی، لڑکی مسکرائی اور نمبر پوچھا۔ اپنی یادداشت پر ہلکا سا زور دے کر اس نے اپنی امّی کا نمبر بتایا۔ لڑکی نے نمبر ڈائل کیا۔ ویسے تو سارے خاص نمبر اس کے موبائل میں ریکارڈ تھے، مگر مشکل یہ تھی کہ موبائل ٹوٹ گیا تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ دماغ میں ریکارڈ نمبر اس کے کام آ گیا۔ امّی سے بات کر کے انھیں سارا حال بتایا اور انھیں مارکیٹ میں بلایا۔

لڑکی اس کے برابر بینچ پر بیٹھ گئی۔ اس نے کہا جب تک آپ کی امّی نہیں آ جاتیں میں آپ کے ساتھ ہوں۔ شاہانہ نے شکریہ کے ساتھ سر ہلایا۔ لڑکی کا شکریہ ادا کیا اور بولی Sokind of you لڑکی خوش دلی سے مسکرائی۔ اب دونوں بیٹھ کر شاہانہ کی امّی کا انتظار کر رہی تھیں۔

بچو! عقل بڑی چیز ہے اس کا استعمال ہمیشہ کرنا

چاہتے۔ کمپیوٹر اور موبائل بہت مددگار ہیں، مگر ان کا محتاج نہیں بننا چاہیے۔ آپ اپنی عقل کے سہارے زندگی جینے کی کوشش کریں۔ فزیکل گیم کھیلیں۔ ذہنی ورزش کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ ڈائری لکھنا بند نہ کریں۔ ہر شے کی کچھ اچھائیاں ہوتی ہیں تو کچھ برائیاں بھی ہوتی ہیں۔ موبائل بہت اچھی چیز ہے، آسانیاں لایا ہے، مگر آپ کی عقل سے بڑھ کر کوئی شے نہیں ہے۔ یہ عقل کی ایجاد ہے اس لیے عقل کا استعمال کبھی بند نہ کریں۔ کمپیوٹر اور موبائل استعمال کریں اور اپنی عقل کو تیز کرنے کے نسخے ہمیشہ استعمال کریں۔

شاہانہ کی امّی کا نمبر اگر شاہانہ کو یاد نہ ہوتا تو وہ اپنے گھر کیسے پہنچتی۔ اس کی امّی اسے لینے آسکیں یہ کمال موبائل کا ہے، مگر عقل کے استعمال کے ساتھ اس لیے پیارے بچو اپنی عقل کو شارپ رکھیں تاکہ زندگی آسان ہو۔

لڑکی کی مدد انسانی نیکی کا ثبوت ہے۔ مشینی زندگی کی دوڑ میں اگر آپ نے انسانیت چھوڑ دی تو آپ اکیلے رہ جائیں گے اس لیے لوگوں سے ملنا جلنا اور بات چیت نہ چھوڑیں۔ دوسروں کی مدد کریں۔ اپنی زندگی کو مشینوں کا غلام نہ بنائیں۔ صحت کا دھیان رکھیں۔ ہر وقت آنکھیں کمپیوٹر اور موبائل پر نہ ٹکائے رہیں، یہ صحت کے لیے بہت نقصان دہ ہے۔ ابھی ممبئی سے خبر آئی ہے کہ وہاں کے اسپتالوں میں بہت سے بچوں کو داخل کیا گیا ہے اور وہ موبائل زیادہ استعمال کرنے کے سبب اسپتال میں داخل ہیں۔ اس لیے موبائل کا استعمال ضرورت کے وقت ہی کریں اور صرف انھی فائلوں کو کھولیں جو آپ کے کام کی ہوں۔ غیر ضروری فائلیں نہ کھولیں، نہ انھیں دیکھنے کی کوشش کریں۔ اسی میں آپ کی بھی بھلائی ہے اور معاشرے کی بھی۔

OO

سائنس کے دلچسپ مضامین

اس کتاب کے مصنف محمد خلیل بنیادی طور پر ایک سائنس داں ہیں۔ انھوں نے طویل عرصے تک مرکزی حکومت کے زیر انتظام شائع ہونے والے میگزین ''سائنس کی دنیا'' کی ادارت کی ہے۔ وہ اس بات سے بڑی حد تک واقف ہیں کہ بچوں کے لیے کس طرح کے سائنسی مضامین پیش کریں۔ اس کتاب میں انھوں نے سادہ اور سہل انداز میں بچوں کو سائنس کی باتیں بتائی ہیں اور انھیں یہ سمجھایا ہے کہ سائنس کوئی مشکل موضوع نہیں ہے۔ اس کتاب میں انھوں نے ان موضوعات کو منتخب کیا ہے جو ہمارے اردگرد بکھرے ہوئے ہیں اور باتوں باتوں میں بچوں کو یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ سائنس کی ترقیات نے انسانی زندگی پر بڑا مثبت اثر ڈالا ہے اور انسانی زندگی کے اکثر شعبے سائنس کے اثرات سے خالی نہیں ہیں۔ اس کتاب میں شامل بعض مضامین ایسے ہیں جو بچوں کے ساتھ بڑوں کی توجہ بھی اپنی جانب مبذول کریں گے۔

مصنف: محمد خلیل　　　صفحات: ۸۰، قیمت: تیس روپے

ناشر: اردو اکادمی، دہلی